www.novelsclubb.com
فریب تیری ذات کا
از قلم مریم بتول جکھڑ
IG / FB : NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

فریب تیری ذات کا

از قلم

مریم بتول جکھڑ

www.novelsclubb.com

اُسکی کمر اور سر کی چوٹ ٹھیک ھو چکی تھی۔اب اُسکے جسم سے ہر زخم مٹ چکا تھا۔ مگر وہ ابھی بھی کہیں اندر سے خالی تھی۔وہ سوچنا چاھتی تھی مگر سوچ نہیں پا رہی تھی۔اُسکا ذہن جھنجھلا کر رہ گیا تھا۔

اُسے وہ لوگ بہت رحمدل لگے تھے جن میں سے وہ فاطمہ خاتون،احمد،عالم چوہدری اور اسد سے واقف ھو چکی تھی۔وہ جانتی تھی اِس گھر میں اور بھی لوگ رہتے ھیں لیکن اُنہوں نے کبھی بھی اُس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

اُس دن وہ کمرے سے باہر نکلی تھی اور باہر قدم رکھتے ھی اُسے ایک جانے پہچانے سے احساس نے گھیر لیا تھا۔باہر سردی کی دھوپ درختوں کے پتوں کو تمازت بخش رھی تھی۔

فاطمہ خاتون ایک جانب تندور پر روٹیاں لگانے میں مصروف تھیں۔اور ساتھ ھی چارپائی پر فاریہ خاتون اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھیں ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔وہ صحیح معنوں میں دیسی لوگ معلوم ھوتے تھے۔

اور اُسی لمحے فاریہ خاتون کی نظر ستون کو تھامے کھڑی انا پر پڑی تھی۔

اُسکا وجود بے تحاشا کمزور لگ رھا تھا۔ چہرے کی رنگت زرد تھی گویا سارا خون ھی نچوڑ لیا گیا ھو، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بہت واضح تھے۔ فاریہ اُس پر ایک بے تاثر سی نگاہ ڈال کر دوبارہ ناشتہ کرنے میں مصروف ھو چکیں تھیں۔

اُن کا بارہ سالہ بیٹا الماں، چھ برس کی سفینہ، تین سالہ شازیہ اور ماریہ جو کہ ابھی چند ماہ کی تھی اُن کے ساتھ ھی بیٹھے تھے۔

تب ھی احمد ٹرے میں کھانا اُٹھائے شاید اُسی کے کمرے کی طرف بڑھ رھا تھا۔ لیکن پھر اُسے ستون کے ساتھ لگا دیکھ کر ٹھٹھک کر رُکا۔

پری۔۔۔؟" وہ فکرمندی سے بولا اور پھر ھاتھ میں پکڑی چیزیں واپس رکھ کر" اُس طرف پلٹا۔

تم کب آئی؟ بلکہ چلو اچھا کیا باہر آگئی میں تمہارے لئے کرسی لاتا ھوں۔"وہ" سنبھل کر بولتا کمرے میں چلا گیا۔اور پھر ایک کرسی دھوپ میں لا رکھی۔

بیٹھو یہاں۔۔۔"اُسے کرسی کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کرتا وہ واپس کمرے میں چلا" گیا تو وہ خاموشی سے کرسی پر براجمان ھوگئی۔

وہاں موجود تمام افراد اُسے ھی دیکھ رہے تھے۔البتہ المان نے ایک نظر اُسے حیرت سے دیکھ کر نظریں پھیر لیں۔

احمد نے ایک چھوٹا سا میز اُسکے سامنے رکھتے ھوئے اُسکا ناشتہ اُس کے اوپر لا رکھا۔

فاریہ خاتون نے احمد کو دیکھ کر بیزاری سے سر جھٹکا۔

احمد بھائی۔۔۔؟"وہ واپس پلٹنے لگا تو اُسکی آواز پر رُک گیا پھر مڑ کر اُسے دیکھا۔"

البتہ قریب بیٹھی فاریہ خاتون نے دیدے پھاڑ کر انا کو دیکھا جو احمد کی طرف متوجہ تھی

آپ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کریں۔"اُس نے ہلکی آواز میں کہا تو وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلانے لگا۔

فاطمہ خاتون بھی اُنہیں دیکھ کر ہلکا سا مسکرائیں۔وہ فاریہ کی نگاھوں میں اپنے لئے ناپسندیدگی اور غصہ بغور دیکھ سکتی تھی مگر وہ اِسکی وجہ نہیں جانتی تھی۔

احمد اب اُسکے سامنے کرسی رکھ کر ناشتہ کرنے لگا تھا۔انا کو اکیلے ناشتہ کرنے کی عادت نہیں تھی وہ ہمیشہ خضر کو ساتھ لے کر ھی کھانا کھایا کرتی تھی۔

اِس لڑکی کو پھر کب تک رکھو گی اِس گھر میں فاطمہ ؟"اُسے احمد کے ساتھ بیٹھے ناشتہ کرتے دیکھ کر فاریہ نے تلخی سے پوچھا۔

جبکہ فاطمہ خاتون نے چونک کر اُنہیں دیکھا تھا۔فاریہ کے چہرے پر چھائی ناگواری کو بھانپتیں وہ سیدھی ھو بیٹھیں تھیں۔

اناکے یہاں ھونے سے تمہیں کوئی مسئلہ ھے کیا فاریہ؟"اُنہوں نے تحمل سے" پوچھا مگر وہ تو جیسے بھڑک ھی اُٹھی تھیں۔

مجھے کیوں مسئلہ نہیں ھوگا۔۔۔جانے کہاں سے اِس لڑکی کو اُٹھا لائی ھو تم ہمارے" گھر میں۔۔۔کچھ پتا بھی ھے کہ یہ کون ھے، کس گھرانے سے ھے؟مجھے تو لگتا ھے کہ پاگل ھے، کہیں کسی جھگی سے تو نہیں اُٹھا لائی ھو اِس گندگی کو؟"فاریہ کی آنکھوں میں بے تحاشا نفرت تھی اُس بچی کے لئے۔

اناکادل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔اُسکا چہرہ سُرخ پڑنے لگا تھا۔

احمد نے ھاتھ روک کر اُسے دیکھا۔

یہ تم کیا کہہ رھی ھو فاریہ؟"فاطمہ خاتون نے بے یقینی سے اُنہیں دیکھا پھر انا کی" جانب نظریں گھمائیں۔وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔احمد اُسے بے بسی سے دیکھ رھا تھا۔

بالکل ٹھیک کہہ رھی ھوں میں۔۔۔اِس منحوس لڑکی کا سایہ میں اپنے بچوں پر" پڑنے نہیں دینا چاھتی، تم پر تو بیٹی کا بھوت سوار ھے۔ مگر میں بے وقوف نہیں ھوں جو اِس سڑک سے اُٹھائی گئی لڑکی کو اپنی اولاد کے مقابل کھڑا ھونے دوں۔ایک بات میں تمہیں ابھی بتا دوں فاطمہ۔اِسے اگر کام کاج کے لئے رکھنا ھے تو رکھ لو مگر اُس مقام پر میں اِسے نہیں دیکھنا چاھتی جو اِس گھر میں میرے بچوں کا ھے۔"وہ بولتی جارھیں تھیں۔

انا کا وہاں بیٹھنا محال ھو رھا تھا۔بہت سے آنسو حلق میں جمع ھو گئے تھے۔

وہ ایک دم ھی اُٹھی اور کمرے میں چلی گئی۔

احمد کی برف نما سرمئی نگاھوں میں بے رحم تاثر اُبھرا تھا۔

وہ غصے سے فاریہ کی طرف پلٹا جس کے چہرے پر اب محض سکون دکھائی دے رہا تھا۔

بس چچی ____ بہت ھو گیا۔ آپ کو پتا بھی ھے کہ بچوں سے کیسے بات کی جاتی ھے؟ جتنی عمر آپ کی ھو چکی ھے اب ایسی باتیں آپ کو زیب نہیں دیتیں۔" وہ آواز کو بغیر بلند کئے طنزاً بولا۔

فاریہ نے بے یقین نگاھوں سے اُسے دیکھا۔ الماں اور سفینہ بھی سنجیدگی سے اُنہیں دیکھ رھے تھے۔ فاطمہ نے بھی ایک غیر آرام دہ نظر اُس پر ڈالی۔

اور یہ گھر صرف آپ کا نہیں ھے۔۔۔ اِس گھر پر ھمارا بھی پورا پورا حق ھے۔" اِس لئے بہتر ھو گا کہ آپ اپنے اعتراض پاس ھی رکھیں۔" وہ بغیر ہچکچاہٹ کے بولا۔

بد تمیز لڑکے۔۔۔ یہ تم کس طرح بات کر رھے ھو مجھ سے؟" وہ بے یقینی اور غصے کی حالت میں تھیں۔

فاطمہ یہ تربیت کی ھے تم نے اپنے بیٹے کی؟ اب چچی کی اِس طرح بے عزتی کرے گا یہ؟ وہ بھی اُس کل کی آئی لڑکی کی خاطر۔۔۔ وہ تمہاری لگتی ھی کیا ھے جو اُس کے

www.novelsclubb.com

لئے تم مجھے باتیں سنا رہے ہو؟"اُن کی آنکھیں غصے اور دُکھ سے نم ہونے لگیں تھیں۔فاطمہ نے کچھ کہنا چاہا مگر وہ پہلے ہی بول اُٹھا۔

بہن ہے وہ میری۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُن کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔"

بہن ہے میری۔۔۔اور اگر آج کے بعد اِس گھر میں۔۔۔کسی نے بھی میری بہن" کے خلاف کچھ کہا تو پھر میں بھی کسی کا لحاظ نہیں رکھوں گا۔اور آپ سب لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔مجھے غلط بات پر چپ رہنا نہیں آتا۔۔۔میں اچھے سے جانتا ہوں کہ لوگوں کو کیسے چپ کروانا ہے۔"اب کے وہ حقیقی طور پر غصے میں لگ رہا تھا۔اُسکی سرمئی نگاہوں کا تاثر جما دینے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

اُس لمحے اُنہیں وہ کہیں سے بھی تیرہ سال کا معصوم سا بچہ نہیں لگا تھا۔

فاریہ کا رنگ سفید پڑ چکا تھا۔

احمد۔۔۔"فاطمہ خاتون نے اُسے سختی سے روکنا چاہا مگر وہ سن کہاں رہا تھا۔"

میں نے آپ لوگوں سے ھی سیکھا ھے کہ وہاں بولنا چاھئے جہاں نہ بولنے سے" نقصان ھو۔۔۔۔اور اگر میں نے آج چچی کو نہیں روکا تو یہ تو اُسکا جینا مشکل بنا دیں گی۔ایک بار پھر سن لیں سب۔۔۔اُسکے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا میں۔"وہ ایسا ھی تھا۔کھل کر بول دینے والا۔بغیر دیکھے کہ سامنے کون ھے۔وہ نتائج کی پرواہ نہ کرنے والا شخص تھا۔ھاں وہ بچپن سے ھی ایسا تھا۔

اگلے ھی پل وہ پلٹ گیا۔

اب اُسکا رُخ انا کے کمرے کی طرف تھا۔صبح صبح ھی سب کا ناشتہ مکروہ ھو چکا تھا۔ فضا میں جیسے ہر طرف زہر گھول دیا گیا تھا۔

الماں اور سفینہ ساکت سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رھے تھے۔

فاطمہ خاتون نے افسوس بھرے چہرے سے فاریہ کو دیکھا۔

اُنہیں سمجھ نہیں آئی تھی کہ اب اِس سب کے بعد وہ اُن سے کیا کہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کمرے میں بیٹھی بھیگی پلکوں سے احمد کی آواز سن رہی تھی۔ وہ اُسکے لئے اپنی چچی سے جھگڑا کر رہا تھا۔ انا کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے کہیں بہت دور بھاگ جائے۔

اُسے اپنے سر پر ایک بھاری سا بوجھ محسوس ہونے لگا تھا۔ اور تب ہی اُسے اپنے قریب کسی کے بیٹھنے کا احساس ہوا۔

وہ بغیر دیکھے بھی جانتی تھی کہ وہاں کون تھا۔

آپ نے کیوں کیا یہ ؟" اُسکے دھندلے وجود کو دیکھ کر پوچھا گیا۔"

کیونکہ مجھے یہی کرنا چاہئے تھا۔" اُسے کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔"

"آپ کو میرے لئے کسی سے بدتمیزی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

بھائی کہتی ہو مجھے لیکن بھائی مانتی نہیں ہو نا؟ اگر بھائی مانتی ہوتی تو یہ نہ کہتی کہ میں" نے بدتمیزی کی۔" اُسکی آواز میں نرمی تھی۔

بھائی۔۔۔؟بھائی تو وہی ھوتا ھے جو حقیقی بھائی ھو۔۔۔وہ اُسکا بھائی کیسے بن سکتا تھا؟ انانے سوچا۔

وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی۔یوں جیسے تھک چکی ھو۔ہر چیز ختم ھونے لگی تھی مگر یہ آنسو ختم نہیں ھوئے تھے۔احمد نے اُسکا سر اپنے ساتھ لگالیا تھا۔وہ اُسے اُمید دلانا چاھتا تھا۔سہارادیناچاھتا تھا۔اور جب یہ لگنے لگے کہ کوئی مسیحا بھی باقی نہیں رھا بالکل اُسی وقت ہمارے لئے وہ مسیحا تیار کیا جاتا ھے۔وہ بہت دیر تک اُس کے ساتھ لگی روتی رھی تھی۔

اور پھر جب وہ چپ ھوئی تو احمد نے اُسے خود سے الگ کیا۔اُسے بازوؤں سے تھامے اب وہ اُسکے چہرے کو دیکھ رھا تھا۔

اُسکی سیاہ آنکھیں سوجی ھوئیں تھیں اور ناک گلابی پڑ چکی تھی۔

دیکھو پری_____میری بات سنو۔"اُسکی سکوت بھری آواز واپس آچکی تھی۔انا" اُسے بغور دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

تمہیں شاید یہ نہیں معلوم____لیکن رشتے دار ایسے ھی ھوتے ھیں، خاص طور" پر وہ جو آپ کے ساتھ رہ رہے ھوتے ھیں، اُن کی باتوں میں طنز اور کڑواس ضرورت سے زیادہ ھوتی ھے۔ ساتھ رھنے کے لئے برداشت کو اپنے مزاج کا حصہ بنانا ھی پڑتا ھے۔ لیکن جو چیز تمہیں ٹھیک لگے اُس کے خلاف چاھے ساری دنیا بھی کھڑی ھو جائے اُسے کرو۔۔۔ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ھے۔ تب تک تو ہرگز نہیں جب تک تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ھے۔" وہ اپنی سرمئی نگاھوں سے اُسے دیکھ کر مضبوط لہجے میں بولا۔

انا نے اُسکا چہرہ دیکھا۔ وہ خاصا وجیہہ تھا۔۔۔ وجیہہ محسوس ھوتا تھا۔ انا یک ٹک اُسے دیکھے گئی۔ وہ کیسی بے خوف باتیں کرتا تھا۔

"مضبوطی دکھاؤ پری۔۔۔ تم کوئی نازک پری نہیں ھو۔۔۔ حقیقت میں تم انا ھو۔" اِس گھر میں ایسے رھو جیسے تم اپنے گھر میں ھو، لوگوں کو اُن کی باتوں کے جواب

www.novelsclubb.com

دو۔ زیادہ نہیں تو کم۔ لیکن بولنا سیکھو، خاموشی کبھی کبھی دماغ پر اثر کرتی ھے اور تمہیں پاگل نہیں ھونا ھے۔" وہ اُسے سمجھا رھا تھا۔

وہ خاموش رھی۔

بولو انا____بول کر دکھاؤ۔" وہ اُسے اُسکے اصل نام سے پکار رھا تھا۔ وہ اُسے اُکسا رھا تھا۔ انا کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔

"میں نہیں ھوں گی پاگل۔۔۔ احمد بھائی، مجھے پاگل نہیں ھونا ھے۔" اُسکا لہجہ مضبوط تھا اور چہرہ بے تاثر۔

"اب میں تمہارے لئے نہیں لڑوں گا۔۔۔ تمہیں خود کے لئے خود لڑنا ھے، بولو لڑو گی؟" اُسکا سوال بہت بھاری تھا۔ انا کا بے تاثر چہرہ ایک لمحے کے لئے خوفزدہ ھوا تھا۔ بالکل ایک لمحے کے لئے۔ پھر اُس نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

میں کوشش کروں گی۔"اُسکی آواز کھو کھلی تھی۔احمد نے اُس سے مزید کوئی بات "
کرنا مناسب نہیں سمجھا۔وہ سر اثبات میں ہلاتا اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر کمرے سے باہر
نکل گیا۔

انا نے تھک کر سر بیڈ سے ٹکا لیا اور آنکھیں موند لیں۔

اگلی کئی گھڑیاں اُسکے ذہن پر خضر کا چہرہ لہراتا رہا۔جانے والے آسانی سے تھوڑی نا
بھلائے جا سکتے ھیں۔اُن کی تکلیفیں ساتھ ساتھ سفر کرتی ھیں۔

★★

اُس دن وہ پورا دن باہر نہیں نکلی تھی۔اُسے کچھ تنہائی چاھئے تھی خود کو تسلی دینے
کے لئے۔ابھی وہ مزید زخمی ہو کر ھمیشہ کے لئے گرنا نہیں چاھتی تھی۔

رات کو جب فاطمہ خاتون اُسکے کمرے میں آئیں تو وہ پتھرائی آنکھوں سے چھت کو
تک رھی تھی۔

وہ اُسکے سرہانے کے قریب آہستگی سے بیٹھ گئیں۔انا نے ہلکا سا چہرہ پھیر کر اُنہیں دیکھا۔وہ بہت پیار سے اُسے دیکھ رہیں تھیں۔پھر اُنہوں نے ھاتھ بڑھا کر اُسکے چہرے پر گرے بال پیچھے کئے اور چند لمحے یوں ھی اُسکا سر سہلاتی رھیں۔اُن کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی چمک رھی تھی۔

ایک ماں کے لئے اُسکی اولاد بیش قیمت سرمایہ ھوتی ھے انا____میری بھی ایک" بیٹی تھی۔وہ احمد سے دو سال بڑی تھی۔"وہ شاید اُسے کوئی اہم قصہ سنا رھیں تھیں۔انا سید ھی ھو بیٹھی

عالم چوہدری کے ایک بڑے بھائی انگلینڈ ھوتے تھے۔وہیں پر اُنہوں نے شادی" کی تھی۔اُن کی شادی کو سات سال گزر چکے تھے مگر کوئی اولاد نہ تھی۔اُن دنوں جب وہ پاکستان میں تھے تو اُنہوں نے اِس کمی کو پورا کرنے کی خواہش اپنے بھائی سے ظاہر کر دی۔اور کہا کہ اِس بیٹی کو اُنہیں سونپ دیں۔اور عالم چوہدری تو پھر عالم چوہدری تھے،اُنہوں نے ہمیشہ کی طرح یہاں بھی سخاوت ظاہر کرتے ھوئے اپنی

دو دن کی بیٹی کو میرے ھاتھوں سے لے کر اُن کے حوالے کر دیا۔" اور جیسے بات وہیں رہ گئی تھی۔ الفاظ ٹوٹ گئے تھے۔ وہ ساکت سا وجود لئے اُنہیں دیکھتی رھی۔

فرقان بھائی میری بیٹی کو لے کر ایسے گئے کہ پھر کبھی پلٹے ھی نہیں۔" اُن کا سانس جیسے خشک ھو چکا تھا۔ آنکھیں تکلیف کے زیرِ اثر تھیں۔

انا کو سمجھ نہیں آیا کہ اُن کی بات کے جواب میں کیا کہے۔

تو کیا۔۔۔عالم چوہدری کو۔۔۔کیا اُنہیں۔۔۔بیٹی کی یاد نہیں آتی؟" اُس نے بمشکل ھی جملہ مکمل کیا تھا۔

فاطمہ خاتون کی پلکوں میں لرزش پیدا ھوئی۔ پھر وہ تلخی سے مسکرائیں۔

اپنے کئے گئے فیصلوں پر انسان نادم ھو کر بھی ظاھر نہیں کیا کرتا۔" مسکراہٹ" مٹ گئی۔ آنکھوں کی نمی گہری ھونے لگی۔ انا کو درد کا احساس ھوا تھا۔ وہ اگلے ھی لمحے اُن کے سینے سے لگ چکی تھی۔

آپ فکر نہ کریں____سب ٹھیک ھو جائے گا۔" وہ اُن کے ساتھ لگی بوجھل دل " سے کہہ رھی تھی۔اور بس۔۔۔اُس لمحے۔۔۔اُس لمحے وہ خود کو بہت میچور لگی تھی۔

درد انسان کو اُن چیزوں سے ملواتا ھے جو عام انسان کے حصے میں نہیں آتیں۔

★★

اور پھر آہستہ آہستہ واقعی سب کچھ ٹھیک ھونے لگا تھا۔سب اُسے تسلیم کر چکے تھے۔مگر ایک شخص تھا جو اُسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔

المان_____!!

وہ ہمیشہ اُسے احساسِ کمتری میں رکھنے کی کوشش کرتا تھا۔وہ ہمیشہ اُسے جتاتا کہ وہ ایک سڑک سے اُٹھائی گئی لڑکی ھے جس کی یہاں کوئی جگہ نہیں بنتی تھی۔اور پھر تب سے اُسکا ذہن کبھی انا کو اِس گھر کی بیٹی کے طور پر تسلیم ھی نہیں کر پایا تھا۔

اور ایک دن تو اُس نے المان کو یہ کہتے ھوئے بھی سنا تھا

آخر کیوں؟ کس بات کا غرور ہے اُس میں۔۔۔اپنا تو کچھ بھی نہیں ہے اُسکے "
پاس۔۔۔نہ گھر نہ خاندان، پھر اتنی اکڑ کس بات کی؟"اُس دن انا کو لگا تھا کہ
در حقیقت وہ خود احساسِ کمتری کا شکار ہے۔

اب تو فاریہ چچی بھی اُس سے کٹ کر نہیں رہتی تھیں۔بلکہ اُنہوں نے تو اُسکے لئے
اسکول کا یونیفارم بھی بنا دیا تھا۔

اور ہاں وہ اسکول بھی جانے لگی تھی۔گاؤں کا اسکول اُن کے گھر کے قریب ہی
تھا۔اِسی لئے وہ پیدل ہی چل کر وہاں تک جایا کرتے تھے۔

ایک دن وہ اپنی ہی دُھن میں مگن اسکول جا رہی تھی۔جب اُس نے کسی کو کہتے
سنا۔

پیچھے پیچھے ہو جاؤ، یہ احمد جبریل کی بہن ہے۔"اُسکے قدم وہیں رُک گئے۔قریب "
ہی دائیں جانب دو لڑکے سنبھل کر کھڑے تھے۔وہ اُسے عمر میں اپنے جتنے ہی
لگے تھے۔

انا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اُنہیں گھورا تو وہ کچھ اور سنبھل گئے۔

تم لوگ مجھ سے ڈر رہے ہو؟"اُس نے سینے پر ہاتھ باندھے استفسار کیا تو سامنے کھڑے لڑکوں نے لب کاٹے۔

لیکن کیوں؟ کوئی خاص وجہ؟"اُن کے انداز پر اُس نے ابرو اُٹھا کر پوچھا۔اُن میں سے ایک لڑکے نے بمشکل ہی کچھ بولنے کے لئے لب وا کئے۔

وہ۔۔۔آپ احمد جبریل کی بہن ہیں نا؟"اُس کے پوچھنے پر پہلے تو اُس نے نا سمجھی سے اُنہیں دیکھا پھر اثبات میں سر ہلایا۔

وہ____احمد جبریل نے۔۔۔سب کو دھمکی دے رکھی ہے کہ اُسکی بہن کو کسی نے تنگ کیا تو۔۔۔تو وہ جبڑے توڑ دے گا۔"اِس بار ساتھ والے لڑکے نے بتایا۔

ہاں۔۔۔اور وہ۔۔۔جبڑے توڑنے میں تو ماہر ہے۔"دوسرا ابھی اُسکی تائید میں بولا۔اُن دونوں کے چہرے پر خوف تھا۔

اور اُن کی باتیں سن کر انا نے مشکل سے ھی اپنا قہقہہ روکا تھا۔

"بالکل ٹھیک کہا____احمد بھائی کی کسی چیز کو نقصان پہنچانے سے پہلے اپنے جبڑے کا خیال کر لینا چاھئے۔" وہ مسکراہٹ دبائے بولی اور پھر پلٹ گئی۔

"لڑکوں کو ایسا ھی ھونا چاھئے۔۔۔ مضبوط اور بہادر۔ جو کم از کم جبڑے توڑنے کی صلاحیت تو رکھتے ھوں۔" اُس نے سڑک کنارے چلتے ھوئے سوچا تھا۔

"لیکن پھر لڑکیوں کو کیسا ھونا چاھئے؟ نازک مزاج؟ خاموش؟ کمزور۔۔۔۔؟"

اونہوں۔۔۔" اُس نے اپنی ھی سوچ پر ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"لڑکیوں کو طاقتور نہیں تو کم از کم اتنا مضبوط تو ھونا چاھئے کہ وقت پڑنے پر کسی کے جبڑے نہیں تو کوئی ایک آدھ دانت ھی توڑ سکیں۔" اُس نے مسکراتے ھوئے سوچا اور پھر ھوا میں ملکے لہراتی آگے بڑھ گئی۔

★★

بھائی ایک کام ھے آپ سے۔۔۔ منع تو نہیں کریں گا نا؟"اُس وقت وہ چھت پر" تھی جب اُس نے احمد سے کہا۔ وہ جو پتنگ اُڑانے میں مصروف تھا۔ یکدم ھی پلٹ کر اُسے گھورنے لگا۔

"کیسا کام؟"

"کام بعد میں بتاؤں گی، پہلے یہ بتائیں کریں گے؟"

اچھا ٹھیک ھے____بتاؤ؟" وہ پتنگ چھوڑ کر اُس کے پاس آگیا۔"

مجھے لڑائی کرنا سیکھنا ھے۔" وہ بڑے شوق سے بولی تھی۔"

لڑائی؟" احمد نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔ پھر ایک دم ھی ہنسا۔ انا نے اُسے گھورا"

یہ تو مجھے تم سے سیکھنی چاھیئے۔" وہ مسکراہٹ دبائے بولا تو اُس نے ھاتھ میں" پکڑی کتاب اُسکے کندھے پر دے ماری۔ لیکن وہ بغیر کوئی تاثر دیے وہیں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

میں مکوں اور لاتوں والی لڑائی کی بات کر رھی ھوں بھائی۔" وہ ضبط سے بولی۔احمد" کی سرمئی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔کچھ لمحے یوں ھی اُسے دیکھتے رھنے کے بعد اُس نے چھت پھاڑ قہقہہ لگایا تھا اور پھر پیچھے سر گرائے وہ ہنستا چلا گیا۔

انا کا چہرہ ضبط کے مارے سرخ ھونے لگا تھا۔

ہنسیں تو مت بھائی۔۔۔۔میں نے ایسا بھی کچھ نہیں کہا۔" وہ منہ بسورے کہہ" رھی تھی۔احمد کی ہنسی کو اچانک ھی بریک لگی۔

اچھا۔۔۔۔مجھے ذرا یہاں مکا مارنا۔" اُس نے اپنے دائیں ھاتھ کی اُنگلی سے اپنے" بازو کی طرف اشارہ کیا۔وہ اُسے ایک بار پھر نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

مارو بھی اب۔" انا نے اُسکے کہنے پر مکا مار دیا۔احمد کے چہرے پر محظوظ سا تاثر تھا" جیسے کوئی فرق ھی نہ پڑا ھو۔

اب میری باری۔" وہ بولا اور پھر ہلکا سا زور۔۔۔۔ بالکل ہلکا سا زور لگا کر اناکے "کندھے پر مکا مارا۔ اُسکے لبوں سے کراہ نکلی تھی اور اب وہ اُسے خونخوار نگاھوں سے دیکھتی بازو سہلا رھی تھی۔ احمد فاتحانہ مسکرایا۔

دیکھا تم نے۔۔۔؟ مرد کو کبھی درد نہیں ھوتا۔" اُس نے آنکھ مارنے والے انداز" میں کہہ کر فرضی کالر جھاڑے۔

مرد کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔" اِس سے پہلے کے وہ اُس پر جھپٹ پڑتی احمد بھاگتے" ھوئے سیڑھیاں اُترتا چلا گیا تھا۔ وہ چھت پر کھڑی غصے سے اُسے گھورتی رھی تو وہ زبان دکھاتا اندر کی جانب بھاگا۔

وہ سر جھٹکتی واپس آ بیٹھی۔

★★

اور پھر ایک دن جب وہ کبوتروں کو دانہ ڈال رھی تھی تو وہ بھاگتا ھوا کسی طوفان کی طرح آیا تھا۔

چلو آؤ جلدی کرو۔۔۔۔ چھوڑو اِن کو۔" وہ اُسے کھینچ کر باہر لے گیا تھا۔"

باہر جانے پر اُسے علم ھوا کہ وہ اُسے گھوڑا دِکھانے لایا ھے۔

یہ میرا گھوڑا ھے_____ دو سال سے یہ میرے ساتھ ھی ھے۔اِس کا نام شاہد"

ھے، ویسے پیار سے میں اِسے شاہو کہتا ھوں۔" وہ اُسے بتا رھا تھا۔

شاہد؟" اُس نے سوال کیا۔"

ھاں ناں شاہد______ یہ میرے ہر راز کا شاہد ھے۔" وہ اپنے سفید گھوڑے کے"

چمکتے بالوں پر ھاتھ پھیرتا بولا۔

"اچھا چلو اِس کے اوپر بیٹھو______ تمہیں گھماتا ھوں۔"

کیا؟ نہیں۔۔۔ میں اِس کے اوپر نہیں بیٹھوں گی۔" وہ خوف سے ایک قدم پیچھے"

ہٹی۔

لیکن کیوں؟ تم اتنا ڈرتی کیوں ھو؟" اُس نے تعجب سے پوچھا۔"

"ڈرتی نہیں۔۔۔بس کبھی گھڑ سواری نہیں کی۔"

"توآج کرلو، یہ دوڑے گا نہیں۔۔۔۔بس چلے گا۔"

نہیں احمد بھائی______میں نہیں بیٹھ سکتی۔"وہ اپنی بات ہر قائم تھی۔"

کتنی ضدی ھو تم____جب تک اوپر بیٹھ کر نہیں دیکھو گی تو تجربہ کیسے لو گی؟"
"خوف کیسے ختم کرو گی؟

اور پھر اُسکے بہت کہنے پر وہ مان گئی تھی۔وہ ڈرتے ڈرتے ھی گھوڑے پر بیٹھی تھی۔
احمد گھوڑے کی رسی پکڑے اُسے چلانے لگا۔وہ اُسے یونہی کافی دیر تک گاؤں میں
فصلوں کی جانب گھماتا رھا تھا۔

اور پھر آخر میں گھر کی طرف واپس آتے ھوئے احمد نے اُسے ایک بات کہی تھی۔

سنو پری______جس چیز سے زیادہ ڈر لگے اُس سے دور نہیں بھاگنا چاھئے۔امی"
کہتی ھیں کہ زندگی میں ہمیں کئی بار اُنہی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ھے جن سے ہم

www.novelsclubb.com

"دور بھاگتے ھیں۔اگر پہلے سے اُن کے لئے تیار رھیں گے تو زیادہ آسانی ھو گی۔

اور اُسکی کہی گئی باتیں انا کے لئے گویا اقوالِ زریں تھیں۔اور اُن پر عمل کرنا اُسکے لئے لازم تھا۔اُس دن اُس نے بھی سوچ لیا تھا کہ ہر خطرہ مول لے گی مگر کبھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔

★★

اسد اُن دونوں سے ذرا الگ تھا۔وہ اُن سے بڑا تھا اور وہ ایک سنجیدہ مزاج، عقلمند شخص تھا۔وہ زیادہ تر عالم چوہدری کے ساتھ گھر سے باہر ھی رہتا تھا۔جبکہ احمد اور انا شرارتی تھے۔

www.novelsclubb.com

اور اِن دس سالوں میں اُس نے جو سب سے قیمتی چیز پائی تھی وہ احمد کے ساتھ اُسکا رشتہ تھا۔بہن اور بھائی کا رشتہ۔

وہ ہر دم اُسکے ساتھ ھی تو رہتا تھا۔اُس نے انا کو زندگی جینے کے اور زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے تھے۔اُس نے اُسے بہادر بنایا تھا۔

اُس نے انا کو درخت پر چڑھنا سکھایا تھا۔وہ آپس میں ایک مقابلہ کیا کرتے تھے کہ اِس درخت پر پہلے کون چڑھے گا۔اور پھر جو جیت جاتا تو ہارنے والے کو بہت چِڑاتا۔

ایک دن اُس نے حکیم شاہ کے بیٹے کو گولی ماردی تھی۔اُسکا کہنا تھا کہ اُس نے شیخو چچا کو نقصان پہنچانا چاھا تھا جس کی وجہ سے اُسے گولی مارنی پڑی۔ مگر وہ بچ گیا تھا۔ گولی اُسکی ٹانگ میں لگی تھی۔تب احمد کی عمر محض تیرہ برس ھی تھی۔اور یہ پہلی بار تھا کہ اُس نے پستول چلایا تھا۔

گھر آکر جب اُس نے انا کو ساری بات بتائی تو یہ بتاتے ھوئے اُسکی خوشی کے ٹھکانے ھی نہ تھے۔

"تمہیں پتا ھے مجھے شروع سے ھی ہتھیاروں سے بہت لگاؤ ھے۔۔۔اوراب تو مجھے چلانا بھی آگئے ھیں۔" وہ خوش تھا تو وہ بھی خوش تھی۔

www.novelsclubb.com

انا کے اپنے بابا بھی تو آرمی میں تھے۔اُس نے بھی اپنے بچپن کے بارہ سال اِنہی ہتھیاروں سے کھیلتے ھوئے گزارے تھے۔اُن دونوں کی سوچ اور اُن کی خصوصیات بہت ملنے لگی تھیں۔

اور پھر حکیم شاہ کے خاندان کے ساتھ اُن کے بڑھتے اختلافات مزید بُری شکل اختیار کر گئے تھے جب سلطان چوہدری نے اُن کے بیٹے کو قتل کر دیا تھا۔

تب اصل آزمائش شروع ھوئی تھی۔

اگلے چھ سال جن مشکلوں میں اُنہیں کاٹنے پڑے تھے وہ اُنہیں ایک بار پھر یاد نہیں کرنا چاھتی تھی۔اگر وہ اُن واقعات کو یاد کرنے لگ جاتی تو شاید اُسکا دل پھٹ جاتا۔

اِن دس سالوں میں اُسکی سب سے قیمتی چیز جو اُس نے کمائی تھی وہ اُسکے تعلقات تھے۔اپنے اِن گھر والوں سے جن کے بغیر رھنے کا وہ اب سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

وہ اپنے اِن رشتوں کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

کس طرح اور کتنے سفر طے کرنے کے بعد اُسے کچھ مخلص رشتے نصیب ھوئے تھے جن کے بارے میں لوگ کتنی آسانی سے یہ کہہ دیتے ھیں کہ وہ تمہارے کچھ نہیں لگتے۔

وہ اُس بات کو اپنے دل سے نہیں نکال پا رھی تھی جو الماان اُس سے کہہ کر گیا تھا۔

"تم اُن کی بہن نہیں ھو______تم اُن کی بہن کبھی تھی ھی نہیں۔"

اُسکی آنکھ سے ایک آنسو گر کر بے مول ھو چکا تھا۔

تمہیں کیا معلوم الماان____کہ رشتے کیسے بنتے ھیں کیسے جُڑتے ھیں۔ تم نے کبھی کسی سے تعلق نبھایا ھوتا تو تمہیں پتا ھوتا۔" وہ سرد رات کے اندھیرے میں چھت پر اُسکے کہے گئے ایک جملے کو دل سے لگائے بیٹھی تھی۔ اور وہی ایک جملہ اُسکے دل کو جلائے جا رھا تھا۔

★★

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

روشنیوں میں نہایا کیمبرج کئی زندگیوں کو رونق عطا کر رہا تھا۔ٹاؤن میں ہر طرف کرسمس لائٹس روشن تھیں۔علما بھی مہک کو کرسمس لائٹس دیکھنے کے لئے ساتھ لے کر گھوم رہی تھی۔

قدیم عمارتوں کے درمیان سے گزرنا اُسے کسی طلسماتی دنیا کا سا تاثر دے رہا تھا۔

وہ دونوں مغرب کے بعد باہر نکلی تھیں۔زرنا اماں چند ماہ کے لئے اپنے بیٹے کے پاس لندن گئی ھوئیں تھیں اور تب تک علما مہک کے ساتھ ھی رہنے والی تھی۔اُن دونوں نے پہلے مارکیٹ اسکوائر کی طرف جا کر بہت سی چیزوں کو محض دور سے ھی دیکھا تھا۔وہ وہاں کچھ بھی خریدنے نہیں آئیں تھیں۔

مارکیٹ اسکوائر شام کو بھی معمول کے مطابق پُر رونق تھا۔بہت سے لوگ سویٹرز اور گرم کپڑے پہنے وہاں گھومتے ھوئے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ بے مقصد ھی سڑکوں پر گھومتی رھیں۔پھر اُنکا گزر روز کریسنٹ سے ھوا۔

www.novelsclubb.com

یہ کیمبرج کی وہ لین ھے جہاں سے گزرتے ھوئے انسان وقت سے بہت پیچھے چلا جاتا ھے۔روز کریسنٹ قدامت سے بھرپور تھی۔اور ہر عمارت کے اوپر جلتا لیمپ اُسے مزید مسحور کن بنا رھا تھا۔

مجھے پسند ھے رات کے اِس پہر اِن چراغوں کی روشنی کو دیکھنا____یہ ایک الگ "سی پُراسراریت رکھتے ھیں۔"

وہ زندگی سے بھرپور اُن جلتی روشنیوں کو دیکھ کر سحر زدہ سی کہہ رھی تھی۔

تمہیں رات پسند ھے؟"مہک نے اچانک ھی پوچھا۔"

ھاں مجھے رات پسند ھے۔۔لیکن وہ رات جس میں اندھیرا نہ ھو۔مجھے تاریک "راتوں کو دیکھنے سے خوف آتا ھے۔"اُس نے سڑک پر نیچے کی طرف چلتے ھوئے کہا۔

لیکن رات تو تاریکی سے منسوب ھے۔اور ہم کبھی بھی اِس کے اندھیرے کو ختم "نہیں کر سکتے۔"

"ہم اندھیروں کو ختم نہیں کرتے مہک ____ ہم اُن اندھیروں کو محسوس کرنا چھوڑ دیتے ھیں،اندھیرا پھر اندھیرا نہیں لگتا نا،جب روشنی ساتھ ھو۔"

مہک نے اُسکے ساتھ چلتے چلتے چہرہ موڑ کر اُسے دیکھا۔

اُسکے چہرے پر سکون تھا۔

"علما۔۔۔؟" کچھ دیر بعد وہ بولی۔

"ھاں؟"

"تم سب کچھ جانتی ھو۔۔۔ تمہیں اندھیروں سے خوف آتا ھے۔۔۔ تم روشنیوں سے محبت کرتی ھو۔۔۔ لیکن پھر بھی تمہیں کچھ نظر نہیں آتا،جو تاریکی تمہاری

آنکھوں کو دھندلا کئے ہوئے ہے تم اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا نہیں پا رہی۔۔۔۔کیوں؟"اُسکی آواز میں افسوس تھا۔

علما نے نا سمجھی سے ماتھے پر بل ڈالے۔

کیا تمہیں نہیں لگتا کہ جس راہ پر تم چل رہی ہو، وہاں اندھیروں کے سوا کچھ " نہیں۔" مہک نے ایک بار پھر کہا

مہک تم کیا باتیں کر رہی ہو، تم ہمیشہ مجھے اُلجھن میں ڈال دیتی ہو، تمہاری باتیں " مجھے پزل کرتی ہیں۔اور میں ایسی کون سی راہ پر چل رہی ہوں جو مجھے تاریکی کی طرف لے کر جارہی ہے؟"

علما کو لگا جیسے اُسکا سارا موڈ خراب ہو چکا ہے۔وہ اپنے لہجے میں اکتاہٹ لئے ہوئے تھی۔مہک ایک پل کے لئے بالکل خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا کہنے کا مطلب تم سمجھ نہیں پاؤ گی علما۔۔۔جب تک تم خود اُس راہ کو نہیں پہچان لو گی تمہیں میری باتوں کی سمجھ نہیں آئے گی۔" مہک نے کہا تو اُس نے فقط شانے اچکا دیے۔

"اچھا چھوڑو اِن باتوں کو۔۔۔میں سوچ رھی ھوں کہ اِس جگہ کی ایک پینٹنگ بناؤں۔میں روز کریسنٹ کو پینٹ کروں گی۔" وہ چلتے چلتے رُک کر اُن عمارتوں کو دیکھنے لگی۔اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"ھاں کر لینا، بہت اچھی بنے گی۔" مہک نے بھی اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ھوئے کہا۔

وہ ایک بار پھر کریسنٹ لین پر چلنے لگیں۔

"کل تمہاری پریزنٹیشن ھے نا؟" مہک نے خیال آنے پر پوچھا۔

"ھاں ھے تو۔" اُس نے تھکے انداز میں بتایا۔

www.novelsclubb.com

تو تیار کر لی؟" مہک کے پوچھنے پر علما نے حیرت سے اُسے دیکھا۔"

اب کیا میں پروفیسر راج کی پریزنٹیشن کی بھی تیاری کروں گی؟" اُس نے یوں کہا" جیسے یہ کوئی جرم ھو۔

بچوں والے ٹاسک دیتے ھیں کرنے کو۔ ابھی تو پریزینٹیشن کا ٹاپک بھی نہیں" دیکھا۔" علما کہہ کر ہنسی تھی۔

تمہارا کچھ نہیں ھو سکتا۔" مہک نے مسکراتے ھوئے سر جھٹکا۔"

★★★

اگلی صبح جب وہ کنگز برج پر چلتی کالج کی طرف بڑھ رھی تھی تو پیچھے سے وہ تقریباً بھاگتا ھوا اُس تک پہنچا تھا۔

سنو علما۔۔۔؟" علما نے رُک کر اُسے دیکھا۔"

آج ہم سب دوست مل کر پارٹی کر رہے ہیں۔ تم بھی آجانا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا تو آنکھیں چھوٹی ہو گئیں تھیں۔

"پارٹی؟ لیکن کس خوشی میں؟"

"کرسمس بھی ہے اور پھر نیا سال آنے والا ہے۔ ہم نے سوچا کہ پارٹی کر لیں۔"

اناش نے کندھے اچکائے۔

"کس وقت۔۔۔؟"

جب تم چاہو۔" اُسے دیکھتے ہوئے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔"

جب میں چاہوں؟" اُس نے سوچتے ہوئے پوچھا۔"

اور اگر میں چاہوں ہی نہیں؟" اُس نے مسکراہٹ دبائی۔"

"تو تمہیں زبردستی لے جاؤں گا۔"

آنا ضرور۔" وہ کہہ کر تیزی سے واپس پلٹ گیا۔وہ خاصا جلدی میں لگ رہا تھا۔"

وہ مسکرائی تھی۔اُس کا سامنا صبح صبح ھی اتاش سے ھو گیا تھا۔اِس کا مطلب تھا کہ اُس کا دن اچھا گزرنے والا ھے۔

ہیلو،ہائے "!

کیسے ھیں آپ سب ؟"چہرے پر گہری مسکراہٹ لاتے ھوئے وہ بولی تو تمام اسٹوڈنٹس بیک وقت بولے۔

"Always fine."

"Very good, so I'm your teacher right now."

پروفیسر کے تنے ھوئے تاثرات کو نظرانداز کرتی وہ بولی۔

میرا نام ھے علما بنتِ عالم ____ اور بد قسمتی سے آپ سب میرے کلاس فیلو ھیں۔" پروفیسر راجپال کی کلاس میں وہ کیسے سنجیدہ ھو سکتی تھی بھلا؟ یہ اُسکے اصولوں کے خلاف تھا۔

یہ تو ہماری خوش قسمتی ھے کہ آپ ہماری کلاس فیلو ھیں۔" ایرک نے ہمیشہ کی طرح اپنی عجیب سی نظروں سے اُسے دیکھتے ھوئے فضول سے لہجے میں کہا۔

اچھا کچھ لوگوں کی زبان اتنی فالتو ھوتی ھے کہ وہ وہاں بھی بولتے ھیں جہاں اُن کی ضرورت نہ ھو۔۔۔ایسے لوگوں کو نظر انداز کرنا چاھئے۔۔۔۔رائٹ؟" وہ ایرک کو دیکھے بغیر باقی لوگوں سے مخاطب تھی۔اُن میں سے کچھ لوگ باقاعدہ ہنسے تھے۔

پروفیسر کے صبر کا پیمانہ لبریز ھوا چاھتا تھا۔

آپ اپنی پریزنٹیشن بھی دیں گی، مِس علما؟" اُن کی کڑی نگاھوں کو دیکھ کر وہ واپس آئی۔

جی جی سر۔۔۔۔وہی تو دینے آئی ھوں۔"اُس نے اپنے سامنے پڑے لیپ ٹاپ کو" دیکھا۔

اچھا تو شروع کرتے ھیں۔۔۔۔میرا آج کا ٹاپک ھے۔۔۔۔"وہ بغور لیپ ٹاپ" کو دیکھتے ہوئے اپنا موضوع تلاش کر رھی تھی۔

کھیلیں ہماری زندگی میں کیوں ضروری ھیں؟ہیں۔۔۔؟"اپنا ٹاپک پڑھ کر وہ" خود ھی حیرانی ظاہر کر رھی تھی۔

مطلب اتنا آسان ٹاسک۔۔۔۔وہ یہ تو جانتی تھی کہ پروفیسر مشکل کام نہیں دیتے مگر اتنا آسان دیں گے یہ اُس نے سوچا نہیں تھا۔وہ اسپورٹس کی اسٹوڈنٹ تھی اور اُسے یہ سوال بے حد بچکانہ لگ رھا تھا۔

اگلے دس منٹ میں اُس نے جانے کتنی ھی تفصیلات دے دیں تھیں کہ کھیلیں ہماری زندگی میں کیوں اہم ھیں۔شاید کوئی ایسی وجہ باقی رہ نہیں گئی تھی جس سے وہ اُنہیں آگاہ نہیں کر سکی۔

اُس نے بڑے اچھے سے اختتام کر کے پروفیسر کے چہرے کو دیکھا۔وہاں متاثر کن تاثرات تھے۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔

ایک اسپورٹس سائنس کے اسٹوڈنٹ کو یہ ٹاپک دیں گے تو وہ ایسے ھی پریزنٹ" کرے گا نا۔۔۔"اُس نے پروفیسر کو دیکھتے ھوئے سوچا۔

لیکن یہ تو طے تھا کہ پریزنٹیشن آف داڈے کا ایوارڈ اُسے ھی جاتا تھا۔

کلاس میں بیٹھے بیٹھے وہ بہت بور ھو چکی تھی۔اسٹوڈنٹس اپنی اپنی پریزنٹیشن دے رھے تھے۔اُسکے چہرے پر بیزاری تھی۔اب کیسے اِس بوریت سے چھٹکارا حاصل کرے؟اُس نے سوچا۔

فریڈرک اپنا ٹاپک پریزنٹ کر کے واپس آچکا تھا۔پروفیسر بھی وہیں سامنے کھڑے اُسے دیکھ رھے تھے۔

اُنہیں دیکھتے ھوئے علما کی آنکھوں میں شرارت اُبھری تھی۔

www.novelsclubb.com

پروفیسر۔۔۔اگر میں آپ سے ایک سوال پوچھوں، تو کیا مجھے اُسکا جواب ملے گا"
؟"وہ ھاتھ اوپر اُٹھائے بولی۔وہ سب سے آخر میں بیٹھی تھی۔کئی اسٹوڈنٹس نے مڑ کر اُسے دیکھا تھا۔

"جی پوچھئے۔"

پروفیسر آپکی داڑھی کے بال آدھے بلیک اور آدھے وائٹ کیوں ھیں؟ کہیں " آپ بلیک اینڈ وائٹ موویز تو نہیں دیکھتے؟"پُر سوچ انداز میں بے حد معصومیت سے پوچھا گیا تھا۔اور ساتھ ھی سبھی اسٹوڈنٹس کی ہنسی کلاس روم میں گونجی تھی۔

واٹ نان سینس!"پروفیسر ناگواری سے بولے۔"

لیکن آپ نے کہا تھا کہ آپ جواب دیں گے پروفیسر؟"وہ اُسی ڈھٹائی سے بولی۔"

آر یو کریزی مِس علما۔۔۔؟اپنا دماغ فریش کریں۔"وہ سخت لہجے میں بولے اور" پھر اگلے پریزنٹر کی طرف بڑھے۔

سوری پروفیسر۔۔۔آپ تو دل پر ھی لے گئے۔"کیا اداکاری کرتی تھی وہ۔"

اسٹوڈنٹس ایک بار پھر ہنسنے لگے تھے۔

شٹ اپ۔"پروفیسر راجپال کی آواز پر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔وہ غصے میں آ"
چکے تھے۔سب اسٹوڈنٹس نے خاموشی سے سر جھکا لئے۔

اور آپ مِس علما_____میری کلاس سے باہر نکل جائیں،اور آئندہ ایسے "
سوالات لے کر میری کلاس میں مت آیئے گا۔"وہ دوٹوک لہجے میں بولے تو وہ
خاموشی سے باہر نکل آئی۔

یاہووووو۔۔۔"باہر آتے ھی وہ ایک دم خوشی سے اُچھلی تھی۔اور پھر ایک"
قہقہہ لگا کر وہ آگے بڑھ گئی۔

★★★★★★

وہ سفید شلوار قمیص میں ملبوس،سیاہ گرم شال کندھوں پر رکھے جانے کیلئے تیار تھا۔
یوں محسوس ھوتا تھا کہ جیسے وہ اپنے آپ میں لوٹ آیا ھو۔اُسکی صورت وجیہہ

تھی۔ حسین سیرت کے لوگوں کی جب صورت بھی خوبصورت ھو تو وہ نایاب کہلائے جاتے ھیں۔ بلاشبہ وہ نایاب ہی تھا۔ ائیر پورٹ پر کھڑے کھڑے اُس نے یہاں سے ایک آخری فون کال کے لئے نمبر ملایا تھا۔

"پری۔۔۔؟" کچھ دیر بعد وہ ہمیشہ کی طرح متفکر لہجے میں بولا۔

"جی بھائی۔۔۔ کیسے ھیں آپ؟" دوسری طرف سے اُسکا لہجہ بھی کچھ ایسا ھی تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ھوں، تم ٹھیک ھو؟" اُس نے اپنے ھاتھ پر بندھی سیاہ قیمتی گھڑی پر وقت دیکھا۔ فلائٹ کا وقت ھونے والا تھا

دوسری طرف کچھ لمحے خاموشی چھائی رھی۔ احمد کی سرمئی نگاھوں میں فکر بڑھی تھی۔

"تم ٹھیک ھو پری؟" اُس نے سوال دہرایا۔ مگر اِس بار لہجہ پہلے سے زیادہ متفکر تھا

"جی بھائی۔۔۔میں ٹھیک ھوں، لیکن یہاں سب کچھ ٹھیک نہیں ھے۔" وہ ہولے سے بولی۔احمد نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا وہ جانتا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رھی ھے۔اُسے اِس وقت احمد کی ضرورت تھی اور وہ وہاں نہیں تھا

"میں جانتا ھوں پری ____ لیکن تم پریشان نہ ھو، بہت جلد سب کچھ ٹھیک ھو جائے گا۔تمہارا بھائی ھے نا، سب ٹھیک کر دے گا۔چاھے حالات جو بھی ھوں تمہیں ثابت قدم رھنا ھے، تم مضبوط ھو۔۔۔ھونا؟" وہ یوں پوچھ رھا تھا جیسے سامنے کوئی چھوٹا سا بچہ ھو۔

"جی بھائی میں بہت مضبوط ھوں، میں احمد جبریل کی بہن ھوں، مجھے کوئی خوف نہیں، نہ لوگوں کا اور نہ ھی حالات کا۔آپ فکر نہیں کریں۔" وہ بولی۔اِس بار احمد کو کچھ اطمینان ھوا تھا۔

اگلے پانچ منٹ تک اُنہوں نے بات کی تھی اور پھر احمد نے اُسے الوداع کہا۔

"ٹھیک ھے، تم اپنا خیال رکھنا۔زندگی رھی تو بہت جلد ملیں گے۔"

"اللہ حافظ بھائی۔"

اور اُس نے فون بند کر دیا۔

اُسکی زندگی میں بہت سے لوگ تھے جو اُسکے لئے اہم تھے۔ مگر اُن میں سرِ فہرست وہ تھی۔۔۔اُسکی پری!

اُس نے انا کو نہیں بتایا تھا کہ وہ پاکستان آرھا ھے۔ کیونکہ اُسے اسلام آباد میں کام مکمل ھونے کے فوراً بعد لندن جانا تھا۔اور اگر وہ اُسے بتادیتا تو اُسے گھر بھی جانا پڑتا جو اُسکے کام میں رکاوٹ بنتا۔

اِس لئے اُس نے نہ بتانا ہی مناسب سمجھا تھا۔ وہ کبھی بھی اُس سے کوئی بات نہیں چھپاتا تھا اور اگر وہ اُس سے کوئی بات چھپاتا تو اُسے رات کو نیند نہیں آتی تھی۔ مطلب اگلی کئی راتیں اُسے جاگ کر ھی گزارنی تھیں۔

★★★★★★

وہ اپنے سارے کپڑے بیڈ پر بکھیرے بُرا سا منہ بنائے بیٹھی تھی۔

مہک دوسری طرف کونے میں رکھے لیپ ٹاپ پر شاید کوئی لیکچر سن رہی تھی۔ علما اچانک ھی اُٹھی اور اُس کے سر پر جا کھڑی ھوئی۔

"یہ کیا سن رھی ھو تم؟" وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمائے پوچھنے لگی تو مہک نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا۔

اُسکے گھنگریالے بھورے بال کھل کر کندھوں پر گر رھے تھے۔ سرمئی نگاھیں تھکی ھوئی لگ رھی تھیں۔

"یہ حیدر سر کا لیکچر ھے۔ بہت اچھے انداز میں بولتے ھیں، تم بھی سنا کرو اِن کے لیکچرز بہت زیادہ معلوماتی ھوتے ھیں۔ اسلام کے متعلق۔۔۔۔" مہک نے اُسے آگاہ کرنا چاھا تو اُس نے بیزار سا تاثر دے کر اُسکی بات کاٹ دی۔

"مجھے کوئی دلچسپی نہیں ھے تمہارے کسی حیدر سر میں، تم ذرا اِدھر آ کر میرا ڈریس دیکھنے میں مدد کرو، مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رھا۔" وہ بیڈ پر بکھرے کپڑوں کی طرف چلی گئی۔

مہک نے نظریں گھما کر اُس طرف دیکھا تو آنکھیں کُھلی ھی رہ گئیں۔اُس نے گویا پوری الماری ھی باہر نکال کر رکھ دی تھی۔

مہک نے ماتھے پر ھاتھ مار کر افسوس کرنا چاھا پھر بے بسی سے اُٹھ کر اُسکی طرف بڑھ گئی۔

"تم نے جانا کدھر ھے جس کے لئے تیار ھو رھی ھو؟"اُس نے علما کے فکر مند چہرے کو دیکھا۔

"اناش کی پارٹی ھے نا۔۔۔سب دوست جا رھے ھیں،اُس نے مجھے بھی بُلایا ھے، تو اُسی کے لئے۔۔۔تمہیں بھی اگر آنا ھے تو آ جاؤ ساتھ ھی چلیں گے۔"اُسکے تاثرات کچھ بہتر ھوئے تھے۔

"نہیں علما،تم جانتی ھو کہ مجھے پارٹیز نہیں پسند۔۔۔اور پھر کسی کلب یا بار میں ھونے والی پارٹیز تو بالکل نہیں۔مجھے لگتا ھے کہ تمہیں بھی نہیں جانا چاھئے،اُن کا

ماحول ہم سے الگ ہے۔" مہک اُسکے قریب بیٹھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"بس بھی کرو مہک ____ کیا فرق ہے ہمارے اور اُن کے ماحول میں ؟ اُن کی دنیا کون سا ہماری دنیا سے الگ ہے۔" وہ دوبارہ اپنے کپڑوں کو اُلٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

"اُن کی دنیا ہماری دنیا سے الگ ہی ہے علما۔۔۔میں تمہیں تمہاری بہتری کے لئے ہی روک رہی ہوں۔" مہک نے نرم انداز میں کہا۔

"تم مجھے میری بہتری کے لئے جانے دے سکتی ہو؟" علما نے رُک کر اُسکی آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

مہک خاموش ہو گئی تھی۔ وہ کچھ نہیں بولی۔

"اچھا یہ دیکھو۔۔۔یہ کیسا رہے گا؟" وہ اب ایک سوٹ اپنے ساتھ لگا کر اُسے دِکھا رہی تھی۔

"کوئی اور دیکھ لو۔" مہک دھیرے سے بولی۔

وہ پھر سے کوئی دوسرا سوٹ ڈھونڈنے لگی۔ اُسی لمحے اُسکے ھاتھ ایک سیاہ گرم کپڑا لگا تھا۔

اُس نے اُسے پورا کھول کر دیکھا۔ وہ ایک چغہ تھا۔ کندھوں پر ڈالنے والا سیاہ چغہ جو عام طور پر درویش یا عالم وغیرہ پہنتے ھیں۔

"یہ تو ایک کلوک ھے۔" مہک نے مسکراتے ھوئے آنکھوں میں چمک لئے کہا۔

علما کا دل دھڑکا تھا۔

"یہ بہت خوبصورت ھے علما۔" مہک نے اُسکے ھاتھ سے لیتے ھوئے کہا۔

"یہ بہت عرصے سے میرے پاس ھے، یوں لگتا ھے کہ کوئی گہرا تعلق ھے اِس سے۔" علما دھیرے سے بیڈ پر بیٹھتے ھوئے بولی۔

"تم اِسے پہنتی کیوں نہیں؟" مہک نے تعجب سے پوچھا۔

"پتا نہیں۔" اُس نے گردن نفی میں ہلائی۔ آنکھوں میں عجیب سی نمی چمکنے لگی تھی۔

"میں بتاتی ھوں تمہیں۔۔۔۔آج تمہیں کیا پہننا چاھیے۔" مہک اچانک ھی خوش ھو گئی تھی۔ اُس نے سارے اعتراضات رد کر دیے تھے۔ علما نے خالی خالی نظروں سے اُسے دیکھا پھر سر جھٹکتی اُس کی طرف متوجہ ھوئی۔

کچھ دیر بعد جب مہک کی نظر ایک گاؤن پر پڑی تو وہ مسکرائی۔ وہ بالکل نیا اور خوبصورت تھا۔ علما گاؤن پہنتی ھی نہیں تھی اور جو ایک دو گاؤن اُسکے کپڑوں میں موجود تھے وہ بھی ایسے ھی پڑے تھے۔ ورنہ زیادہ تر تو وہ جینز شرٹ ھی پہنتی تھی۔

"یہ گاؤن پہن لو۔۔۔۔اور اُسکے اوپر یہ سیاہ کلوک۔۔۔بہت زبردست لگو گی۔"

مہک نے خوشی سے کہا تو علما نے اُسے حیرت سے دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم جانتی ھو کہ میں نے کبھی گاؤن نہیں پہنا۔۔۔مجھے اِن لمبے لمبے کپڑوں سے کوفت ھوتی ھے۔"اُس نے بُرا سا منہ بنایا۔

مہک کا مسکراتا چہرہ بجھ سا گیا۔

"اگر تمہیں میری مرضی کے کپڑے نہیں پہننے تو پھر میں بھی تمہیں پارٹی میں جانے نہیں دوں گی۔"وہ نیلے گاؤن کو ھاتھوں میں لئے ھاتھ باندھ کر بیٹھ گئی۔ یوں جیسے کوئی واقعی ضد پر اڑ جاتا ھے۔

علما نے معصومیت سے چہرہ ٹیڑھا کر کے اُسکی طرف دیکھا۔

"تم کب سے میری دادی اماں بن گئی مہک؟"اُس نے اُسی معصومیت سے مسکراتے ھوئے پوچھا۔مگر وہ یونہی چہرہ سامنے کئے چپ چاپ بیٹھی رھی۔

"اچھا نا۔۔۔ناراض مت ھو۔پہن لوں گی لیکن صرف تمہارے لئے۔"علما نے اُسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"چلو پھر پہنو یہ۔" اُس نے گاؤن اُسے تھما دیا۔

کچھ دیر بعد جب وہ باہر نکلی تو مہک نے اُسے مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

قدموں کو چھوتا نیلا گاؤن جس پر سفید کام تھا اور کندھوں پر پھیلا سیاہ چغہ جس پر اُسکے گھنگریالے بھورے بال کھل کر گر رہے تھے۔ وہ کوئی شہزادی ہی تو لگ رہی تھی۔

بلاشبہ وہ خوبصورت تھی۔

"تم بال نہیں باندھو گی؟" مہک نے سرسری سا پوچھا۔

"نہیں وہ۔۔۔۔ کسی نے کہا تھا کہ کُھلے بال سوٹ کرتے ھیں مجھ پر۔" وہ نظریں جھکائے مسکرا کر بولی۔

مہک نے اُسے سنجیدگی سے ایک نظر دیکھا پھر بمشکل مسکرائی۔

"تمہیں بندھے ہوئے بال بھی اچھے لگتے ہیں علما۔۔۔۔ لیکن جیسا تمہیں ٹھیک لگے تم وہی کرو۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ خود کو آئینے میں دیکھو۔" وہ اُسے آئینے تک لے گئی۔

علما نے اپنے گلابی پڑتے چہرے کے بعد اپنے وجود پر نگاہ ڈالی۔ اُسکی آنکھوں میں کوئی غیر معمولی سا تاثر تھا۔ مہک بخوبی دیکھ سکتی تھی کہ اِس وقت وہ خیالوں میں کسی سے مخاطب تھی۔

وہ گھر سے نکل گئی تھی۔ اتاش اُسے خود ہی لینے آگیا تھا۔ اور وہ اُسکے اچانک آجانے پر حیرت زدہ سی رہ گئی تھی۔

★★★★★

وہ ایک ہوٹل بار تھا جس کے اندر کا ماحول ایسا تھا کہ جیسے اچانک ہی خاموشی سے نکل کر شور میں آ گئے ہوں۔ وہاں واقعی حقیقی معنوں میں پارٹی ہو رہی تھی۔

بہت سے لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ ڈانس کر رہے تھے۔ کچھ کے ھاتھوں میں وائن تھی۔ وہ سب اُن کی یونیورسٹی کے ھی اسٹوڈنٹس تھے۔ ڈی جے نے اونچی آواز میں میوزک لگا رکھا تھا۔ اسٹوڈنٹس الگ الگ کاسٹیومز پہن کر آئے ھوئے تھے۔

وہ اتاش کے ساتھ چلتے ھوئے آگے بڑھنے لگی۔ اُسکے پیروں میں سفید ہیلز تھیں۔ وہاں ایلون، میریکل اور ایلینور تینوں موجود تھے۔ ایلینور کو دیکھ کر اُسکی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں تھیں۔ وہ لڑکی جو یونیورسٹی میں حجاب کئے رکھتی تھی اُسکا حلیہ یہاں بالکل مختلف تھی۔ تنگ سا ڈریس پہنے جس سے آدھی ٹانگیں عیاں ھورھیں تھیں۔ کھلے سیاہ بالوں کے ساتھ چہرے پر بہت سا میک اپ کئے وہ بہت سے دِلوں کو لبھا رھی تھی۔

ایلون اُن دونوں کے ساتھ ھی کھڑا کسی بات پر مسکرا رھا تھا۔

اتاش اُسے لے کر اُن کی طرف بڑھنے لگا۔

"مہک نہیں آئی؟" ایلون نے علما کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ___ تمہیں پتا ھے نا ایلون کہ اُسے پارٹیز نہیں پسند۔" علما نے جیسے اُسے یاد دلانا چاہا۔

"اوہ۔" وہ مایوس ھوا تھا۔

"ویسے تم پیاری لگ رہی ہو، یہ کلوک تم پر بہت سوٹ کر رہا ھے۔ مجھے لگ رہا ھے جیسے شہزادی میریڈا میرے سامنے کھڑی ہو۔" میریکل نے خوشگوار تاثرات لئے کہا تو وہ بھی مسکرائی۔

تب ھی اُسے قریب سے آواز سنائی دی تھی۔

"خوبصورت لگ رھی ھو۔" اتاش ایلینور کی جانب ذرا سا جھک کر مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

علما جو میریکل سے مخاطب تھی۔اتاش کے یوں کہنے پر اُسکے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔جلن کا وہ عنصر جو ہر انسان کے اندر کسی نہ کسی کے لئے پایا جاتا ھے وہ بھڑکنے لگا تھا۔

"تھینکس۔" ایلینور مسکرائی تھی۔

"تمہیں پہلے کبھی دیکھا نہیں اِس طرح۔۔۔حجاب چھوڑ دیا تم نے؟" علما اُسے چبھتی نظروں سے دیکھ کر بولی۔البتہ لبوں پر مسکراہٹ قائم تھی۔

"اُسکے لئے کیا مجھے کسی کی اجازت لینی پڑے گی؟" اُس نے جواباً ایک ادا سے پوچھا تھا۔

علما اُسے دیکھ کر بے دلی سے مسکرا رھی تھی۔

"اور پھر میں اچھے سے جانتی ھوں کہ معمول کے کپڑے کیسے ھوتے ھیں اور پارٹیز میں کیا پہنا جاتا ھے۔"اُس نے علما کو سر تا پا دیکھتے ھوئے کہہ کر ایک قہقہہ لگایا تھا۔ علما نے ضبط سے چہرہ اتاش کی طرف گھمایا۔

اُس نے شانے اچکائے۔

"ایکسکیوزمی۔" وہ بولی اور پھر اتاش کو بازو سے پکڑ دوسری طرف چلی گئی۔

"کیا کر رھی ھو علما۔۔۔"وہ اُسکے ایسے ردِ عمل پر حیرت سے پوچھ رھا تھا۔

"تم نے دیکھا وہ مجھ سے کس طرح سے بات کر رھی تھی۔۔۔ صرف تمہاری وجہ سے خاموش تھی میں۔" علما نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"پہل بھی تو تم نے ھی کی تھی۔اُس نے بس جواب دیا۔اِس میں کسی کا کیا قصور؟"

وہ بولا تو علما نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سارا قصور تمہارا ھے۔۔۔۔ تمہیں تو وہ بہت خوبصورت لگ رھی تھی نا۔۔۔تو پھر جاؤ اُس کے پاس ھی کھڑے رھو۔"اُس نے سختی سے کہا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔اُس کی آنکھیں نم ھونے لگیں تھیں۔

اتاش نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

اُس نے اپنے پیچھے کھڑے بارٹینڈر کو مخاطب کر کے دو ڈرنکس کا کہا اور پھر علما کی طرف مڑا۔

"میں نے اُسے صرف ایک کمپلیمنٹ کیا تھا۔"

"تو کیا مسٹر اتاش ہر خوبصورت لڑکی کو ایسے ھی کمپلیمنٹ کرتے ھیں؟"اُسکے لہجے میں طنز تھا۔اور آنکھوں میں تلخی۔اتاش ہلکا سا مسکرایا۔پھر چہرہ اُسکے قریب کیا اور ذرا دھیمے لہجے میں بولا۔

"خوبصورت لڑکیوں کو کمپلیمنٹ نہیں دیے جاتے مِس علما۔"

علما نے پلکیں اُٹھا کر اُسکا چہرہ دیکھا۔ وہ اپنی نیلی آنکھیں اُسی پر جمائے ہوئے تھا۔

علما کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اُس کا اشارہ کس طرف ہے۔

"اچھا اپنا موڈ ٹھیک کرو اب۔ اور سب کے ساتھ ملو، اِس طرح اکیلے کھڑے رہنا بہت عجیب ہے۔" ساتھ ہی اُس نے بارٹینڈر سے دونوں ڈرنکس لے لیں تھیں۔

اور اب وہ ایک ڈرنک اُس کی طرف بڑھا رہا تھا۔

"میں ڈرنک نہیں کرتی اتاش۔" اُس نے جیسے یاد دلایا۔

"ہاں لیکن کیوں نہیں کرتی؟" اُس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کیا مطلب ہے کیوں نہیں کرتی۔۔۔ شراب ہمارے لئے حرام ہے۔" اُسکے ماتھے پر بل تھے۔

"اوہ۔۔۔ہمارے لئے تو اور بھی بہت کچھ حرام ھے لیکن ہم پھر بھی وہ سب کچھ کرتے ھیں۔ تھوڑی سی پی لینے سے کچھ نہیں ھوگا۔" اُس نے شیشے کا گلاس اُسکے لبوں کے قریب کیا مگر علما نے چہرہ پیچھے کر لیا۔

"مجھے اِس کی بدبو سے الرجی ھے اتاش۔۔۔۔ چلو وہاں چلتے ھیں۔" اُس نے ٹالتے ھوئے اسٹیج کی طرف اشارہ کیا جہاں لوگ ڈانس کر رھے تھے۔

"جیسے تمہاری مرضی۔" اُس نے دونوں ڈرنکس واپس رکھ دیں تھیں۔

اُسی لمحے مائیک پر بولتی ایلینور کی آواز پورے بار میں گونجنے لگی تھی۔ ڈی جے نے گانے بند کر دیے تھے۔

"سب لوگ اِس طرف دھیان دیں۔ یہ پارٹی میں نے اور میرے گروپ نے جن میں شامل ھیں ایلون، میریکل اور اتاش ہم سب نے مل کر ارینج کی ھے۔ تو میں آپ سب کو ملوانا چاھتی ھوں اپنی آج کی خصوصی مہمان سے جن کا نام ھے علما بنتِ عالم، یہ ایک بہت اچھی کھلاڑی ھونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھی ڈانسر بھی

www.novelsclubb.com

ھیں۔" وہ بلند آواز میں کہہ رھی تھی۔ وہاں موجود سبھی افراد نے پلٹ پلٹ کر اُسے دیکھا تھا۔ علما نے نا سمجھی سے اتاش کو دیکھا مگر وہ سامنے کھڑی ایلینور کی طرف متوجہ تھا۔

"تو سب لوگ مل کر استقبال کیجئے علما کا جو آج اِس پارٹی میں ہم سب کو اپنے رقص سے لطف اُٹھانے کا موقع دینے والی ھیں۔" اور ساتھ ہوٹل بار لوگوں کی ہوٹنگ سے گونج اُٹھا تھا۔

"یہ کیا کہہ رھی ھے اتاش؟ میں یہاں سب کے درمیان ڈانس نہیں کروں گی۔" اُس نے دھڑکتے دل سے کہا۔ اُسے احساس ھو رھا تھا جیسے کچھ غلط ھونے والا ھے۔

"کچھ نہیں ھو گا علما۔۔۔ڈانس ھی تو ھے۔ مزہ آئے گا سب انجوائے کریں گے۔" اتاش اب کے ہلکے پھلکے سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"تمہیں عجیب نہیں لگے گا میرا اِس طرح سب کے سامنے ڈانس کرنا؟" علما نے اُس سے پوچھا تو وہ یوں مسکرایا جیسے کوئی عام سی بات ھو۔

"اِس میں عجیب لگنے والی کیا بات ھے۔"

اُسی لمحے ایلینور چلتی ھوئی اُس کے قریب پہنچی تھی۔

"آؤ علما۔۔۔" اور علما کو اُس کا مسکراتا چہرہ زہر لگ رھا تھا۔

اُس نے ایک بار پھر اتاش کو دیکھا۔ تو وہ اُسے ھاتھ سے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

ایلینور اُسے بازو سے پکڑ کر وہاں بالکل سب کے درمیان میں لے جا رھی تھی۔
اُسے دیکھ کر لوگ ابھی بھی ہوٹنگ کر رھے تھے۔

علما کے لئے ایک ایک قدم بہت بھاری ھوتا جا رھا تھا۔ اُسے اُس وقت کیا محسوس ھو رھا تھا۔ ذلت۔۔۔۔ ھاں اتنی عزتِ نفس تو تھی اُس میں کہ وہ اِس ذلت کو محسوس کر سکتی۔

اُسے لگ رھا تھا جیسے اُس کی ساری عزت پامال ھونے جا رھی ھے۔ وہ کیوں اِن لوگوں میں آ گئی۔ اُسے یہاں نہیں آنا چاھئے تھا۔ اُس لمحے اُسے مہک کی بے حد یاد

آئی تھی۔اُسکی آنکھوں میں نمی کے موتی چمکے تھے۔اُس نے شکر کیا تھا کہ اُسکا لباس کچھ مہذب تھا ورنہ جن نظروں سے سب لوگ اُسے گھور رہے تھے وہ ٹھیک نہیں تھیں۔

ایلینور نے اُسے بالکل سب کے بیچ میں اُس خالی جگہ پر لا کھڑا کیا تھا تاکہ وہ وہاں ڈانس کر سکے۔تمام اسٹوڈنٹس کی نظریں اُس پر جمی تھیں۔کیسی نظریں؟غلیظ اور لالچی نظریں۔ھاتھوں میں ڈرنکس لئے کچھ لوگ اُس پر کمینٹس بھی کر رھے تھے۔اُس وقت اُس نے اتاش کی طرف دیکھا وہ اُسے اپنے ازلی محبت بھرے انداز میں دیکھ رھا تھا۔تو کیا اُسکے لئے یہ کوئی عام سی بات تھی؟اگر وہ خود اُس کے ساتھ ڈانس کے لئے آتا تو شاید وہ خوشی خوشی اُسکے ساتھ ڈانس کرتی۔مگر یوں اکیلے ڈانس کرتے ھوئے وہ تمام لوگوں کی نگاھوں کا مرکز بن گئی تھی۔مگر وہ سب کی نظروں کا مرکز نہیں بننا چاھتی تھی۔اُسے تو بس اُس ایک شخص کی آنکھوں کی خواہش بننا تھا جو اُسے اُن سب کے درمیان دھکیل رھا تھا۔

www.novelsclubb.com

میوزک شروع ھو چکا تھا۔ مگر وہ وہیں کھڑی رھی۔

"کم آن علما۔۔۔" کسی نے اُسے ساکت کھڑے دیکھ کر کہا تھا۔اتاش نے اثبات میں سر ہلا کر اُسے اعتماد دینا چاہا تو وہ واقعی حرکت میں آئی تھی۔

سب سے پہلے تو وہ اُس میوزک پر گھومی تھی۔اپنے ھی گرد۔۔۔۔ مگر اِس سے پہلے کہ وہ گھوم کر خود ھی سیدھی ھوتی وہ کسی کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

بالوں کی ہم رنگ سنہری آنکھیں علما پر جمی تھیں۔وہ کسی مسیحا کی طرح نمودار ہوا تھا۔اور اُن دونوں کو یوں دیکھ کر سبھی اسٹوڈنٹس کا شور ہوٹل بار میں ایک بار پھر گونج گیا تھا۔

مسیحا نے اپنا چہرہ اُسکے کان کے قریب لے جا کر سرگوشی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم لڑکیاں کتنی کمزور ھوتی ھو نا۔" وہی جانی پہچانی آواز۔اور ساتھ ھی اُس نے اُسے دوبارہ کھڑا کر کے ایک بار پھر گھمایا تھا۔اُن کے قدم ایک ساتھ آگے پیچھے رقص کرنے لگے تھے۔

علما نے چہرہ موڑ کر اتاش کو دیکھنا چاھا۔کچھ دیر پہلے والا مسکراتا چہرہ اب بالکل بے تاثر سا ھو گیا تھا۔اُسے یوں دیکھ کر علما مزید پریشان ھوئی تھی۔

وُولف واکراب علما کے ھاتھ اپنے ھاتھوں میں لئے اُس کے ساتھ ڈانس کر رھا تھا۔علما کا دل تیزی سے دھڑک رھا تھا۔اور اُسکا گلابی چہرہ تمتمار ھا تھا۔وہ کیسے کسی کے ساتھ یوں ڈانس کر سکتی تھی۔ہر ڈانس اسٹیپ پر اُس کا بوجھ بھی بڑھتا جار ھا تھا۔پتا نہیں کیوں لیکن اُسے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رھا تھا۔اتاش اُس کے بارے میں کیا سوچے گا؟اُس کا دل چاہ رھا تھا کہ وہاں سے بھاگ جائے۔

وُولف نے اُسکی کمر پر ھاتھ رکھنا چاھا مگر علما نے اُسے جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تمہارے ساتھ ڈانس نہیں کرنا۔" وہ یوں بولی کہ صرف وُولف ھی اُسے سن سکتا تھا۔

"تم اُس کے لئے پریشان ھورھی ھو جو تمہارا سب لوگوں کے بیچ تماشا بنارھا تھا؟ کہو تو ابھی چلا جاتا ھوں، پھر اکیلی یہاں کرتی رھنا ڈانس تاکہ سب لوگ مزہ لے سکیں۔" وُولف کی طنز بھری آواز اُسکے کانوں سے ٹکرائی تو وہ رو دینے کو تھی۔ یہ کہاں پھنس گئی تھی وہ۔

باقی سب اسٹوڈنٹس بھی اُنہیں دیکھتے ھوئے اب ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کرنے لگے تھے۔ وہ اب اُن کی توجہ کا مرکز نہیں رھی تھی۔ اور یہ سب وُولف کی وجہ سے تھا۔ لیکن اُسے پھر بھی اُس پر غصہ آرھا تھا۔ اُسکی وجہ سے اگر اتاش اُس سے ناراض ھو گیا تو۔۔۔؟ اور تب ھی اُسکی نظر اتاش پر پڑی تھی۔ وہ سُلگتی نگاھوں سے اُسے دیکھتا بارٹینڈر کے قریب کھڑا ڈرنک کر رھا تھا۔

ایک گلاس ختم کر کے اب اُس نے دوسرا پکڑ لیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

علما نے خود کو وُولف سے الگ کیا۔

"مجھے تمہارے ساتھ ڈانس نہیں کرنا چاہئے تھا۔" وہ نم آنکھیں لئے سخت لہجے میں بولی۔

"یہ تمہاری ضرورت تھی۔" اُس نے بالوں کے پیچھے ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا کر آنکھ ماری تو علما نے اُسے غصے سے دیکھتے ہوئے بغیر جواب دیے اتاش کی طرف قدم بڑھادیے۔

"اتاش۔۔۔" اُسکے قریب پہنچ کر وہ اُس سے مخاطب ہوئی۔

"کیا ہوا؟ اُسکے ساتھ ڈانس کرنا اچھا نہیں لگا؟ تو آؤ مائیکل کے پاس لے چلتا ہوں اُسکے ساتھ کرلو۔" وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر آگے لے جانے والا تھا جب علما نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم پاگل ھو گئے ھو اتاش؟ میں نے اُسکے ساتھ ڈانس نہیں کیا۔ وہ خود آیا تھا۔ میں تو ڈانس کرنا ھی نہیں چاھتی تھی صرف تمہاری خاطر میں اُس اسٹیج پر گئی تھی جہاں سب کی توجہ مجھ پر تھی۔ تب تمہیں کچھ محسوس نہیں ھوا جب وہ سب لڑکے مجھے عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رھے تھے؟ اور اب اگر میں نے اُس کے ساتھ ڈانس کر لیا تو تمہیں برا لگ رھا ھے۔" وہ اُس کے سامنے کھڑی ایک ھی سانس میں کہتی چلی گئی۔

اتاش نے اُسے اپنی سرخ پڑتی خاموش نگاھوں سے دیکھا۔ وہ بغیر کچھ کہے اُس کے قریب سے گزرتا باھر چلا گیا تھا۔

علما نے چہرہ گھما کر اُن لوگوں کی طرف دیکھا جو ڈانس کر رھے تھے۔

ڈولف وہاں نہیں تھا۔ ایلینور وائن ھاتھ میں لئے کسی کے ساتھ قہقہے لگا رھی تھی۔ قریب ھی ایلون اور میریکل بھی الگ سا کاسٹیوم پہنے ڈانس کر رھے تھے۔

وہ نم آنکھوں سے بھاگتی ھوئی ہوٹل بار سے باھر نکل گئی۔

باہر نکلتے ہی اُسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ اپنی دنیا میں لوٹ آئی ہو۔ برف باری تیز ہو رہی تھی۔ اور ساتھ ہی اُسے اپنا وجود بھی برف جیسا محسوس ہونے لگا تھا۔

"اُن کی دنیا ہماری دنیا سے الگ ہی ہے علما۔" اُسے مہک کی بات یاد آئی تھی۔

"کیا دو الگ دنیاؤں کے لوگ مل سکتے ہیں؟" اُس نے ایک لمحے کے لئے سوچا تھا۔ آج اُسکا دل اِن سب لوگوں سے بہت بیزار ہوا تھا۔ اور خاص طور پر ایلینور سے، اُسے اُمید نہیں تھی کہ وہ کچھ ایسا کرے گی۔

اور پھر اُسے اتاش پر حیرت ہو رہی تھی کہ وہ اُس سے کیوں ناراض ہو گیا حالانکہ اِس میں اُس کا کوئی قصور بھی نہ تھا۔

اُس نے اپنے سیاہ کلوک کی ہڈ اوپر کر لی تھی۔ آدھا چہرہ اُس ہڈ میں چھپ گیا تھا۔ سر جھکائے وہ برف کے اوپر چلتی جا رہی تھی۔ سفید برف کے نرم گالے بھی اُسکے اندر کی جلن کو کم نہیں کر پا رہے تھے۔

وہ آئی تو اتاش کے ساتھ تھی مگر جا اکیلی ھی رھی تھی۔ اکثر ھاتھ تھامنے والے بیچ راستے میں چھوڑ جاتے ھیں۔

★★★★★

اسلام آباد کی فضا کہر برسا رھی تھی۔ ٹھنڈ تھی کہ ختم ھونے کا نام ھی نہیں لے رھی تھی۔ وہ سبزہ زار پر کھڑا اپنے سامنے موجود شخص سے مخاطب تھا۔

"کیا کوئی خبر ملی تمہیں؟" لہجہ بے تاثر تھا

"اتنا سب کچھ ھو گیا یار تمہارے بعد۔۔۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ اُسکے تعلقات تک رسائی حاصل کروں، لیکن پھر جو واقعہ ھو گیا تھا اُسکے بعد وقت ھی نہیں ملا۔" حسیب کے چہرے پر سنجیدگی رقم تھی۔

"کیا کرتے ھو جابری۔۔۔ تمہیں ایک چھوٹا سا کام دیا تھا تم وہ بھی نہیں کر پائے اب تک۔ وہ شخص دن بدن جرائم میں دھنستا جا رھا ھے۔۔۔۔ حکیم شاہ کو روکنا ھو گا اور اُسکے ساتھ ملے ھوئے لوگوں کو بھی۔" اُس کا لہجہ نارمل رھا۔

"تم یہاں تھے تو وہ سب کچھ کھل کر نہیں کرتے تھے۔اُنہیں خوف تھا احمد،اور تمہارے یہاں سے جاتے ھی اُنہوں نے جرم تو کیئے لیکن بغیر جھجھکے،سب کے سامنے۔۔۔۔اُنہیں کسی کا کوئی خوف ھی نہیں۔ تمہیں نہیں لگتا کہ تمہیں یہاں آ جانا چاھیئے؟"

جابری کی آنکھوں میں اُسکے لئے شکوہ تھا۔

"میں یہیں پر ھوں۔"اُسکا انداز بہت عجیب لگ رہا تھا۔جابری نے اُسے غور سے دیکھا۔وہ پریشان تو نہیں لگ رہا تھا۔وہ بس سنجیدہ تھا۔اور سنجیدہ تو حسیب جابر بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو لگتا ھے کہ تم گجرات کے راستے ہی بھول گئے ھو۔"حسیب تھک کر بولا۔

احمد نے خفا خفا سی نگاھوں سے اُسے دیکھا۔اُسے حسیب کی بات گراں گزری تھی۔

"جہاں پر اِک عمر گزاری ھو وہ مقام بُھلائے نہیں جاتے۔" بھلا وہ کیسے اُن راستوں کو بھول سکتا تھا۔

جابری نے سیدھے ھوتے ھوئے ایک گہرا سانس لیا۔

"وہ مقام یاد ھے؟ جہاں پر ساری عمر بسر کرنے کا فیصلہ کیا تھا، یا بھول گئے؟"

حسیب نے اُسکی آنکھوں میں جھانکا۔ مگر وہ اُس کے دل میں تو نہیں جھانک پایا تھا نا۔ احمد نے بے اختیار ہی اپنے ھاتھ کو اپنے دل پر جاتے ھوئے محسوس کیا تھا۔

"دل وہ مقام ھے جہاں ساری عمر قیام کیا جا سکتا ھے۔

کسی ایک شخص کے دل میں ساری عمر کا قیام نصیب والوں کے حصے میں آتا ھے جابری۔" وہ اُسے جانے کیا باور کروا رھا تھا۔

"تم کہنا کیا چاھتے ھو جبریل؟ تم یہ کہہ رھے ھو کہ تمہارے نصیب میں وہ مقام تھا ھی نہیں؟" حسیب نے سینے پر ھاتھ باندھ کر پوچھا۔

"تم اِن باتوں سے کیا نکالنا چاہتے ہو جابری؟ اب اِن سب باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں نے ماضی کی بہت سی چیزیں ماضی میں ہی چھوڑ دی ہیں اُنہیں ساتھ لے کر چلنا مشکلات کو بڑھا سکتا ہے۔" یہ کہتے ہوئے بھی اُسکا چہرہ بے تاثر تھا۔

حسیب کو اُس پر بلا وجہ ہی غصہ آیا تھا۔

"تو احمد جبریل جھوٹ بھی بہت اچھا بول لیتا ہے۔ مجھے ابھی ابھی پتا چلا۔" حسیب نے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کا علم تمہیں نہیں ہے۔ اور میں یہاں پر تم سے یہ باتیں کرنے نہیں آیا، جس کام کے لئے تمہیں بُلایا ہے وہ تم نے کیا ہی نہیں۔ آخر ایسے بیکار لوگ مجھے ہی کیوں ملنے ہوتے ہیں؟ وہاں ایک رضا ہے اور یہاں تم ہو۔" اُس نے خفت سے کہا۔

حسیب اُسے دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھ سے بہتر تمہیں کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔اِس لئے کم از کم میرے سامنے تو ایسے ردِ عمل نہ دیا کرو۔"

اُسکے جواب میں احمد نے کچھ نہیں کہا تھا۔

"اچھا وہ حکیم شاہ کے ساتھ کچھ دن پہلے میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا۔لیکن اتنی جلدی اُس کے بارے میں کوئی اندازہ لگانا ٹھیک نہیں ھوگا۔جب اُس کے بارے میں مزید تحقیق کرلوں گا تو تمہیں مزید معلومات دے دوں گا۔"حسیب کے کہنے پر احمد نے اُسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"کون؟"

جابری کو جیسے سمجھ نہیں آرھی تھی کہ کیسے کہے۔

"بولو کون تھا وہ؟"احمد نے دہرایا۔

"حسن علی خان!!

اُس نے بتایا۔

احمد کے چہرے کی رگیں تن گئیں تھیں۔ سر مئی آنکھوں کا تاثر جمود اختیار کر گیا تھا۔

وہ خاموش تھا۔۔۔ مطلب کوئی طوفان آنے والا تھا۔

★★★★★

وہ شام کے قریب بوجھل دل کے ساتھ اپارٹمنٹ پہنچی تھی۔ مہک اُس وقت کافی بنانے میں مصروف تھی۔ وہ بغیر کچھ کہے چغہ اُتار کر کمرے میں اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

مہک نے آہٹ پر پلٹ کر دیکھا۔

پھر کچن سے نکل کر دو کافی کے مگ لئے اپنے مشترکہ کمرے کی طرف بڑھی۔ علما گھٹنوں کے گرد بازو حائل کئے اپنے سامنے موجود ایک ہی نقطے کو گھور رہی تھی۔

وہ ناسمجھی سے اُس کے قریب پہنچی۔

"کیا ھوا؟ کیسی رھی پارٹی۔۔۔؟" وہ پوچھ رھی تھی۔اور تب ھی اُس نے علما کی آنکھوں میں چمکتا پانی دیکھا۔

"ھوا کیا ھے علما۔۔۔خاموش کیوں ھو؟" اُسکی خاموشی مہک کو پریشان کر رھی تھی۔اُس نے کافی کے دونوں مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھے۔

"جانتی ھو مہک۔۔۔؟ میرے ماں باپ۔۔۔میرے ماں باپ نہیں ھیں۔" ایک آنسو آنکھ سے جدا ھوا تھا۔

مہک اُسے سوالیہ نگاھوں سے دیکھ رھی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ علما کیا کہنا چاہ رھی ھے۔

"تم کیا کہہ رھی ھو علما؟"

"تمہیں یقین نہیں آرھا نا۔۔۔۔مجھے بھی نہیں آیا تھا۔لیکن یہی سچ ھے،وہ میرے حقیقی ماں باپ نہیں ھیں،اُنہوں نے مجھے کسی اور سے لے کر اپنی بیٹی بنایا ھے۔وہ میرے ماں باپ نہیں ھیں مہک۔۔۔"اُس نے آنسو صاف کر لئے تھے۔

وہ کبھی بھی بچوں کی طرح نہیں روئی تھی۔پھر آج کیوں روتی۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ھوئی ھو گی علما۔۔۔"

"مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ھوئی ھے۔میں نے اُنہیں خود سنا ھے،یہ کہتے ھوئے کہ میں اُن کی بیٹی نہیں ھوں۔"وہ سنجیدگی لئے کہہ رھی تھی۔

"تم گھر گئی تھی؟"مہک نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

اُس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

"تم نے اُن سے کوئی بات نہیں کی؟"

اُس نے نفی میں سر ہلایا۔مہک نے آنکھیں بند کر کے چہرہ پھیر لیا تھا۔یہ کوئی عام سی بات تو نہیں تھی۔مہک بے یقین تھی۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔۔اگر وہ میرے ماں باپ نہیں ھیں تو ٹھیک ھے،مجھے اُن سے کوئی شکوہ بھی نہیں۔وہ مجھے کبھی اپنے ماں باپ لگے بھی نہیں تھے۔"علما نے بے رحم لہجے میں کہہ کر بستر اپنے اوپر کر لیا تھا۔

مہک اُسے حیرت سے دیکھ رھی تھی۔پھر وہ حیرت بے بسی کی شکل اختیار کر گئی۔

وہ جانتی تھی کہ اِس وقت وہ دُکھی ھے۔وہ اُس سے مزید بات نہیں کرنا چاھتی تھی۔اِسی لئے وہ اُس کے قریب سے اُٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"سب کچھ ٹھیک ہونے کے لیے ہی خراب ہوتا ہے علما، اللہ نے ہر مشکل کے بعد آسانی رکھی ہوتی ہے۔" وہ اُس پر جھک کر دھیرے سے بولی اور پھر دوسری طرف چلی گئی۔

★★★

وہ بہت دیر تک خالی خالی نظروں سے چھت کو گھورتی رہی تھی۔ مہک اُسے کئی بار تسلی کے الفاظ بول کر گئی تھی اور اب وہ اُسکے برابر موجود بیڈ پر لیٹی سو رہی تھی۔

آج ہوٹل بار سے نکل کر وہ سیدھی گھر ہی گئی تھی۔ جانے کس خیال کے تحت۔۔۔ شاید اُسے کوئی حاجت تھی۔ اِس چیز کی حاجت کے کوئی تو رشتہ ایسا ہو جس سے محبت بھرے کچھ الفاظ سننے کو ملیں، تو یہ تسلی ہو گی کہ زندگی بیکار نہیں ہے۔ اور یہ کہ زندگی ایک شخص تک محدود نہیں ہے۔

اُسے اپنی ماں سے کچھ باتیں کرنی تھیں۔

مگر جب وہ گھر پہنچی تو اُنہیں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرتے ہوئے بخوبی سن سکتی تھی۔

"آپ اُسے کیوں بار بار یہ احساس دلاتے ھیں کہ آپ اُس سے پیار نہیں کرتے۔۔۔وہ ہمارے ساتھ نہیں رہ رھی کیوں کہ اُسے یہاں توجہ نہیں ملتی۔ اگر وہ حقیقت میں آپ کی بیٹی ھوتی تب بھی آپ اُس کے ساتھ ایسی ھی بے رخی برتتے؟"

کنول اُن سے ناراضی کا اظہار کر رھیں تھیں۔

"ارے بھئی وہ میرے بھائی کی بیٹی ھے۔۔۔اور میں اُسے اپنی بیٹی سمجھتا ھوں،اور آئندہ یہ بات نہ کرنا کہ وہ میری بیٹی نہیں ھے۔میں اُس سے بہت پیار کرتا ھوں، اب مصروفیات اتنی ھوتی ھیں کہ وقت نہیں ملتا،اِس کا مطلب یہ نہیں ھے کہ وہ گھر رھنا ھی چھوڑ دے۔"

فرقان نے کہا تھا۔

"رشتوں کے لئے وقت نکالنا پڑتا ھے فرقان۔۔۔اُسے تو آپ کو زیادہ وقت دینا چاھئے۔۔۔تاکہ اُسے اُسکے حقیقی ماں باپ کی کمی کا احساس بھی نہ ھونے دیں۔"

کنول کو علما کا روکھا لہجہ یاد تھا۔

"تمہیں آج اچانک سے یہ باتیں کیوں سوجھ رہی ہیں، وہ ہماری ہی بیٹی ہے اور اُسکے سامنے ایسی اُلٹی سیدھی باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا سوچے گی وہ ہمارے بارے میں۔" اُنہوں نے تنبیہہ کی تھی۔

کنول نے ناراضی سے سر جھٹکا تھا۔

اور وہ تو کچھ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی کھونے لگی تھی۔

کنول کی نگاہ اچانک ہی دروازے میں کھڑی بت بنی علما پر پڑی تو اُن کے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا تھا۔

"فرقان۔" اُنہوں نے بمشکل ہی اُنہیں مخاطب کیا۔ فرقان نے اُن کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اپنی جگہ پر ساکت رہ گئے۔

علما بے یقینی سے اُنہیں دیکھ رہی تھی۔ لب کچھ کہنے کے درپے نہ تھے۔

www.novelsclubb.com

"علما۔۔۔" وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اُس طرف بڑھے تھے جہاں وہ کھڑی تھی۔ مگر وہ تیزی سے پلٹ کر واپس چلی گئی۔ وہ اُسے پیچھے سے آوازیں دیتے رہ گئے تھے مگر وہ نہیں رُکی۔ آج اُسے اپنے نام کے ساتھ جُڑے نام کا حقیقی مطلب معلوم ھو گیا تھا۔ وہ فرقان عالم نہیں تھے۔ اُنہوں نے جھوٹ بولا تھا اُس سے۔ عالم تو اُسکے حقیقی باپ کا نام تھا۔ بے یقینی خون کی طرح رگوں میں دوڑنے لگی تھی۔

وہ آدھا چہرہ چھپائے تیزی سے برف پر چلتی جا رھی تھی۔ تنفس بڑھنے لگا تھا۔

وہاں اتاش اُس سے بے وجہ ناراض تھا اور یہاں رشتوں کی اصلیت ظاہر ھو گئی تھی۔

وہ کس کے بارے میں سوچ کر پریشان ھوتی؟ چھت پر ٹکی نظریں بے جان لگنے لگیں تھیں۔

اُسی لمحے سائیڈ ٹیبل پر پڑے فون کی گھنٹی بجی تھی۔اُس نے دھیرے سے چہرہ موڑ کر دیکھا۔وہاں اتاش کا نام جگمگا رھا تھا۔

یکلخت ھی دل دھڑکنے لگا تھا۔وہ اُس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتی تھی۔اور شاید اتاش بھی۔"اُس نے اسکرین پر چمکتا اُسکا نام دیکھ کر سوچا تھا۔اور پھر اُس نے بے صبری سے فون اُٹھایا۔

★★★★

جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com